رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر ◆ کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ❋ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۶۳ | مورخہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۲۱ء | دو شنبہ | مطابق ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹ فروری کو پھیر چیچی سے تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم ثانی کی صحت کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ ابھی تک انکی طبیعت ناساز ہی ہے۔

۱۸ تاریخ خطبہ جمعہ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے نائب ناظر تالیف و اشاعت ہز رائل ڈیوک آف کناٹ کے دربار راولپنڈی میں جو ۱۶ تا ۱۸ ماہ حال رہا۔ بطور قائم مقام الفضل شریک ہونے کے لئے گئے۔

اخبار احمدیہ

ہدایات متعلق مردم شماری

مردم شماری کے متعلق ہدایات دی جا چکی ہیں۔ اب مزید ایک امر کے متعلق جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس صوبہ کے فارم مردم شماری میں فرقہ کا خانہ الگ رکھا گیا ہو۔ وہاں فرقہ کے خانہ میں فرقہ "احمدی" لکھوا دیا جائے۔ اور جس جگہ فرقہ کا خانہ الگ نہ ہو یا الگ اندراج نہ کیا جاتا ہو وہاں مذہب کے خانہ میں احمدی لکھوا دیا جائے۔ یعنی اسطرح مسلمان احمدی ہم نے ہر گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ فرقہ لکھنے کی اجازت دی جائے۔ پس سوا پنجاب و صوبہ سرحدی دیگر ہر صوبہ کے لوگ ہر ضلع سے یا جہاں جہاں ہوں۔ افسر مردم شماری صوبہ کی خدمت میں اپنی اپنی درخواستیں اندراج کر کے اجازت و ہدایت کے لئے بھجوادیں۔ سکرٹری صاحبان دستخط کروا کر درخواستیں بھجوائیں۔ یہ خاص کام ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ قادیان۔

احمدی مستورات لکھیانہ کا چندہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی مستورات میں دینی جوش پیدا کرنے اور خدمت دین میں لگانے کے لئے خاص کوشش کرتی رہتی ہیں۔ لکھیانہ میں ان کی سعی اور کوشش سے احمدی مستورات کی ایک انجمن قائم ہے۔ جو وعظ و تبلیغ کے علاوہ تبلیغ ولایت کے لئے ماہوار چندہ بھی جمع کرتی ہے۔ ماہ فروری کا بارہ روپیہ چندہ اس انجمن نے بھیجا ہے۔ ہر جگہ کی احمدی مستورات کو اس قابل تعریف مثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ افسوس ہے۔ کہ ہماری مرکزی بہنوں نے جن پر بیرونی بہنوں کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسوقت تک اپنی کوئی انجمن نہیں بنائی

اور مستورات میں تبلیغ کرنے کی باقاعدہ کوشش نہیں کی گئی۔ محترمہ سکینۃ النساء اور دوسری قابل خواتین توجہ کریں گی۔ اور اپنی تبلیغی کوششوں اور دینی خدمتوں سے بیرونی بہنوں میں تحریک پیدا کرنے کیلئے ہمیں مطلع فرمائیں گی۔

اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی بہنوں سے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں ؂

بیاض نور دین کے متعلق اطلاع

صاحبزادہ میاں عبدالسلام خلف الصدق حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بیاض جس کی اشاعت کے لئے ماہانہ رسالہ رفیق حیات میں چھاپنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ اب وہ رسالہ مذکورہ میں تو نہیں مگر بصورت کتاب علیحدہ انشاء اللہ چھپے گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ راقم خاکسار غلام محمد۔ قادیان

افریقہ میں جانیوالے بھائیوں کے لئے اطلاع

احمدی احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ جو احمدی صاحب برائے ملازمت برٹش ایسٹ افریقہ تشریف لانا چاہیں۔ وہ یہاں آنے سے پیشتر شارٹ ہینڈ Typewriting اور Short Hand کو ضرور سیکھ لیں۔ ایسی صورت میں ان کو ملازمت کا اچھا موقعہ مل جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ورنہ موجودہ حال میں امیدواروں کی کثرت اور ملازمت کی قلت کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ والسلام

عاجز عبدالکریم احمدی۔ کلنڈینی برٹش ایسٹ افریقہ

اعلان نکاح

مورخہ ۶ر فروری ۱۹۲۱ء بروز اتوار مسمی قمرالدین قوم کشمیری احمدی ساکن گوجرہ کی لڑکی مسماۃ سکینہ بی بی کا نکاح مسمی محمد دین ولد کرم دین قوم کشمیری ساکن رنگ پورہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر شیخ غلام احمد صاحب سیکرٹری مقام گوجرہ نے پڑھا۔ راقم عبدالعزیز سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

ولادت

شیخ غلام محمد صاحب احمدی ٹھیکیدار کے ہاں دو لڑکے توام پیدا ہوئے ہیں۔ ناظرین اخبار ان کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس خوشی میں مبلغ عہ روپیہ جو خاکسار ہمراہ رقم چندہ ناظر بیت المال صاحب کے پاس روانہ کر چکا ہے

محمد حسین نائب سیکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ۔

(۲) مولوی محمد محسن صاحب ہیڈ مولوی ٹریننگ کلاس اسلامیہ کالج کے گھر ۱۸ر فروری بروز منگل کو بچی سب متولد ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم درازی عمر کے ساتھ خادم دین بنائے آمین۔ والسلام۔ عبدالحکیم کٹکی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

الفضل

ولادت اور نکاح کا اعلان کرانے والے احباب کو مطلع کیا گیا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم بھی بھیجا کریں۔ جس سے غرباء کے نام الفضل جاری کیا جا سکے۔ افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ آئندہ اس بات کو ضرور یاد رکھیں ؂

درخواست دعا

میں اسوقت بعزم ولایت بمعہ خواجہ علی محمد صاحب جہاز پر سوار ہونے کو ڈاکیارڈ پر آیا ہوا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ میرے لئے یہ سفر مبارک ہو۔ شیخ احمد اللہ احمدی (۱۲ر فروری)

(۳) میں نے رجمنٹل منشی کا امتحان ۵ مارچ ۱۹۲۱ء میں دینا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میری کامیابی کیواسطے دعا کی جائے۔ خاکسار عبدالحلیم خان احمدی۔ میر جھاؤنی

(۴) اس خاکسار کو دو چار سخت تکالیف درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ نور حسین ٹھیکیدار از جہلم

(۴) میں امسال انٹرنس کے امتحان میں داخل ہونیوالا ہوں احمدی احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ حجرات خاکسار محمد اسحٰق احمدی پنجم ہائی کلاس مینار مسلم ہائی سکول

(۵) احباب دعا فرماویں۔ کہ خداتعالیٰ مجھے اپنے فضل سے میری مشکلات کو دور کرے۔ اور مخالفین کے شر اور تکلیف سے بچائے۔ خاکسار غلام محی الدین از بونجی۔ کلکتہ۔

(۶) حاجی عبدالقدیر صاحب تاجر شاہجہانپور علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ حبیب احمد۔ احمدی شاہجہانپوری۔

نماز جنازہ

بندہ کا بھائی احمدی جو بہت ہی مخلص تھا۔ قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی بھائی اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد حبیب اللہ احمدی از فرید کوٹ ریاست۔

(۲) ۱۸ر جنوری کو شیخ گلزار احمد احمدی تاجر چرم کی بیوی کی ماں فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے مغفرت عطا فرماوے۔ احمدی صاحبان مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ بقلم خود شیخ لقار محمد گلزار محمد احمدی۔ آگرہ۔

(۳) میرے بھائی خدا بخش مرحوم کی اہلیہ غلام فاطمہ بقضاء الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ الفضل میں اس کے جنازہ پڑھنے کی تحریک کی جائے۔ عبداللہ احمدی۔ بیدوالہ۔

(۴) فتح الدین مستری عرف گلکا پیرووال سلسلہ کے پرانے جوشیلے احمدی بتقدیر الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مستری صاحب کے لئے دعائے مغفرت کریں اور ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ عبدالغنی از بالا والی۔ ضلع بجنور

(۵) جناب نائک شیخ نعمت علی صاحب احمدی سلطانپوری پنجابی پلٹن نمبر ۳۱ برہمن بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد ظہور الدین از کانپور

(۶) میرا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ نور علی از کوٹلی یکی۔ (۷) میاں مہرالدین صاحب خلجیاں مغلاں تحصیل رعیہ کے واحد احمدی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ؂ خاکسار نقیر علی عفا اللہ عنہ احمدی رسٹیشن ماسٹر سوہل۔

(۸) مسماۃ حسین بی بی زوجہ حسن محمد ترکھان ساکن سعداللہ پور ضلع گوجرات فوت ہو گئی ہے۔ احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کے لئے التجا ہے۔ خاکسار غلام علی مدرس مدرسہ سعداللہ پور۔ ضلع گوجرات

(۹) میری اہلیہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خدا بخش از ڈنگہ

(۱۰) میرے ماموں محمد خان بروز جمعرات اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت فرما گئے۔ متوکل اور نماز و روزہ کے پابند تھے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام۔ خاکسار علی احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۱۱) مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۲۱ء بوقت صبح مستری بدرالدین احمدی قوم ترکھان وفات پا گیا ہے۔ مرحوم بڑا مخلص اور جوشیلا احمدی تھا۔ احباب سے نماز جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ محمد عبدالحی نائب سیکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی۔ خاکی دار قریہ

(۱۲) برادرم برخوردار کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ التماس ہے کہ برادران عزیز کا جنازہ غائب پڑھیں۔ بندہ بدھن خان از ڈیرہ جھنگ ضلع

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان - ۱۲ر فروری ۱۹۲۱ء

تم مبلغ بنو خدا کے لئے

گذشتہ سالانہ جلسہ پر جو احباب آئے تھے۔ انھوں نے براہِ راست اور جو نہیں آسکے تھے۔ انھوں نے بذریعہ اخبار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افسوس سے آگاہی حاصل کرلی ہوگی۔ جو حضور نے گذشتہ سال کی تبلیغی کوششوں کے نتائج سال ماسبق کی نسبت کم نکلنے پر ظاہر فرمایا تھا۔ فی الواقعہ یہ بات نہایت رنج اور اندوہ کا باعث ہونا چاہیئے تھی۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو ساری دُنیا کو نور اور ہدایت دینے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اور جس کا کام گمراہ اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے راستہ پر لانا ہے۔ اس کا پچھلا سال پہلے سال کی نسبت نتائج کے لحاظ سے پیچھے رہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہمارا قدم پہلے کی نسبت زیادہ زور اور قوت کے ساتھ نہیں اُٹھ رہا۔ بلکہ اس میں سُستی اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ جو کہ ہمارے مُدعا ہمارے مقصد اور ہمارے دعوے کے لحاظ سے نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات ہے۔ ہمارا مُدعا ساری دُنیا کو ہدایت دینا۔ ہمارا مقصد تمام جہان میں صداقت اسلام کا ڈنکا بجانا۔ ہمارا دعویٰ ہر ملک اور ہر دیار میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کا نام پہنچانا ہے۔ لیکن اگر ہم ابھی سے تھک کے بیٹھ رہیں یا ابھی سے اپنی رفتار کو بجائے تیز کرنے کے سُست کردیں۔ جبکہ ہماری منزل مقصود بہت ابھی دُور ہے۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ ہم نے بدقسمتی سے اس غرض کو بھلا دیا جس کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے اور جس کا سرانجام دینا ہمارا فرض تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمھا

کے دو دن برابر نہیں ہوتے۔ اور جس کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہوتا ہے۔ گویا مومن کا دوسرا دن پہلے کی نسبت اسے کامیابی اور کامرانی کے زیادہ قریب لانیوالا ہونا چاہیئے۔ لیکن جس کا دوسرا دن پہلے دن کے برابر نہو بلکہ اس سے پیچھے ہے۔ وہ جس قدر نقصان میں ہوگا ظاہر ہے۔

ہمیں خدا تعالیٰ سے توفیق اور نصرت چاہتے ہوئے اپنی کوشش اور سعی سے ہر روز اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ ہمارا قدم ہر گھڑی اور ہر لمحہ آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت دینا بعض افراد کا ہی فرض نہیں۔ بلکہ ہر ایک اس شخص کا فرض ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرکے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا عہد کرتا ہے۔ کیونکہ جب تک جماعت کے تمام افراد ایسا نہ کریں۔ اسوقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ جماعت کا قدم آگے کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ بلکہ یہی کہا جائیگا کہ بعض افراد آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور یہ پوری کامیابی کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔

اسوقت تک ہماری ترقی کیوں اسقدر نہیں ہورہی جسقدر کہ ہونی چاہیئے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہماری جماعت ساری کی ساری مجموعی طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کر رہی۔ صرف چند لوگ ہیں۔ جو دوسروں میں تبلیغ کرتے اور ان کو سلسلہ میں شامل کرنے کی سعی میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھے اور اس میں کوشاں رہے۔ تو نتائج نہایت عظیم الشان نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقانیت اسلام کے اور آپ کی صداقت کے ایسے زبردست دلائل اور براہین مہیا کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو لیکر جو شخص کھڑا ہوجائے اُسے کبھی جگہ نیچا نہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ مخالف بھی موم ہوجاتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود کی غلامی میں ایسے لوگ داخل ہیں جو کبھی وقت سخت مخالفت اور کینہ ور دشمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن آخر انہیں قوت صداقت کے آگے جھکنا اور حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہونا ہی پڑا۔ پس جو ہتھیار حضرت مسیح موعود نے ہمارے ہاتھ میں دئے ہیں۔ ان کے کارآمد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جو کوئی ان کو استعمال کریگا وہ ضرور کامیابی کا منہ دیکھیگا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے۔ کہ اپنی اپنی استعداد اور قوت کے مطابق کوئی جلد ان کا اثر دیکھ لیگا۔ اور کوئی ذرا دیر میں۔ اسلئے اگر کوئی شخص اپنی تبلیغی کوشش کے نتائج جلدی نکلتے نہیں دیکھتا اسے اپنی باتوں کا اثر ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ تو وہ اس سے یہ نہ خیال کرلے کہ صداقت احمدیت کے دلائل کمزور ہیں۔ اور ان میں لوگوں پر اثر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھے۔ کہ اثر نہ ہونے کی وجہ میری اپنی کمزوری ہے اسپر جہاں وہ اپنی کمزوری کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔ وہاں تبلیغ کو بھی جاری رکھے۔ کہ ایک کمزور ہاتھ بھی لگاتار جس چیز کو کاٹنے میں مصروف رہتا ہے اُسے کاٹ لیتا ہے۔

پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ جہانتک اس سے ہوسکے احمدیت کی تبلیغ میں لگا رہے۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے ملنے والوں کو صداقت احمدیت کے دلائل سُنانا اور سمجھاتا رہے۔ جب ہر ایک احمدی اس کوشش میں لگ جائیگا تو انشاء اللہ نہایت خوش کن نتائج رُونما ہونگے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک کو اس کی توفیق دے۔

اسکے ساتھ ہی یہ بھی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عام مجمعوں میں تبلیغی لیکچر کرانے کا جو بھائی انتظام کرسکیں وہ دفتر تالیف واشاعت کو یکم اپریل تک مطلع کردیں جب مختلف مقامات سے اس کے متعلق اطلاعیں آجائینگی تو ایک پروگرام مرتب کرکے مبلغین کو بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ تقریریں کریں۔

مبلغین کی تقریروں سے ایک ہلچل سی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور عام لوگوں کی توجہ سلسلہ کی طرف پھر جاتی ہے۔ اسوقت مقامی لوگوں کے لئے تبلیغ کرنے میں آسانی اور کئی مواقع نکل آتے ہیں۔ پس احباب اپنے ہاں مبلغین کے لیکچر کرانے کا ضرور انتظام کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت کو اطلاع دیں۔

خاکسار

رحیم بخش - ناظر تالیف واشاعت

بھائی کو بھائی سے جُدا کرنے کا اعتراف

ہم نے "وکیل" کو اس کے حال ہی شایع کردہ الفاظ کی بنا پر بتایا تھا کہ اس نے ہم پر جو یہ اعتراض کیا تھا کہ قادیانی تحریک نے بھائی کو بھائی سے جُدا کر دیا ہے۔ یہی اعتراض اب اس کے الفاظ سے خود اسلام پر پڑتا ہے۔ اس کے جواب میں "وکیل" نے اپنے ۱۶ر فروری ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں اول تو عجیب قسم کی دیانتداری سے کام لیتے ہوئے ہمارے اس جواب کو جو ہم نے اسی وقت دیدیا تھا۔ جبکہ "وکیل" نے یہ لغو اعتراض شایع کیا تھا۔ کئی مہینے کی بات کا جواب ۱۰ر فروری ۱۹۲۱ء کے الفضل میں قرار دیا ہے۔ اور پھر یہ دُر افشانی کی ہے کہ:-

"قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رخنے ڈالے اور ایک ہی مذہب رکھنے والے بھائیوں کو ایک دوسرے سے جُدا کیا ہے۔ بخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کیا۔ اور کافروں اور ملحدوں سے موحدوں اور خدا پرستوں کو الگ کیا"

ان الفاظ میں "وکیل" نے اس بات کا تو اعتراف کر لیا ہے کہ جب کوئی نبی آتا ہے تو وہ کافروں اور موحدوں کو خواہ بھائی بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔ الگ اور جُدا کر دیتا ہے اور یہی ہم کہتے ہیں۔ شکر ہے کہ وکیل نے خود اس بات کا اعتراف کر لیا ہے ✤

مسیح موعود اور پہلے انبیاء کے متعلق بے ہودہ فرق

اب رہی یہ بات کہ قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رخنے ڈالے ہیں۔ لیکن انبیاء باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کرتے رہے ہیں۔ معلوم نہیں یہ فرق کس علم و عقل کی بناء پر "وکیل" نے قرار دیا ہے۔ کیا انبیاء علیہم السلام جن لوگوں کے پاس آتے رہے ان کا پہلے ایک ہی مذہب نہ ہوتا تھا۔ اور الکفر ملة واحدة کے مطابق سب کے سب ایک ہی مذہب کے پابند نہیں تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے۔ تو پھر جب بھی کوئی نبی آیا۔ اس کے متعلق یہی کہا جائیگا۔ کہ اس نے ایک ہی ملت و مشرب کے لوگوں کو جدا جُدا کیا۔ اور یہی انبیاء کا باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کرنا ہوتا ہے پھر کیا کفار مکہ رسول کریم کے متعلق وہی بات نہیں کہہ سکتے تھے جو "وکیل" حضرت مسیح موعود کے متعلق کہہ رہا ہے کہ ہمارا سب کا ایک ہی مذہب تھا۔ مگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے آکر ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اور اسلام نے بھائی کو بھائی سے جُدا کر دیا۔ اس کے متعلق وکیل جو جواب رکھتا ہے وہی ہماری طرف سے سمجھ لے۔

لیجئے مثال

ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ:-

"کیا الفضل کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی نبی نے ایک ہی مذہب کے پیروؤں میں جدائی ڈالی ہو"

یہ مطالبہ جسقدر لغو ہے۔ اسی قدر قابل افسوس بھی ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے "وکیل" اور مدعی اخبار کو انبیائے کرام کی نسبت اتنا بھی معلوم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل ہر ایک نبی انہی لوگوں کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے۔ جو سارے کے سارے ایک ہی مذہب و مشرب کے پیرو ہوتے تھے۔ اور پھر انہی میں ہر ایک نبی نے جدائی ڈالکر حق کے ماننے والوں کو باطل پرستوں سے جدا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام مذاہب کے لئے آئے تھے۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ الکفر ملة واحدة کے ماتحت آپ کے سامنے بھی ایک ہی مشرب کے لوگ تھے۔ اور ان میں آپ نے باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے جدا کر دیا پس جو حالت پہلے انبیاء کے وقت ہوئی۔ بعینہٖ وہی حضرت مرزا صاحب کے وقت ہوئی ہے۔

پھر اگر اس فقرہ سے وکیل کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوا۔ کہ جو خود جس مذہب کا پیرو ہو اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اسی کے ماننے کے دعویداروں کو ایک دوسرے سے جُدا کر دے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہی کافی ہے وہ اسی مذہب کی تجدید کے لئے آئے۔ جو حضرت موسیٰ لائے تھے۔ اور جس کے متبعین بنی اسرائیل تھے۔ لیکن انھوں نے اپنی الگ جماعت بنائی۔ اور پہلے ماننے والوں کو بالکل علیحدہ کر لیا۔ حالانکہ وہ کوئی نیا مذہب نہیں لائے تھے۔ کیا یہ مثال "وکیل" کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر وہ سمجھ لے کہ حضرت مرزا صاحب کی بھی یہی مثال ہے۔

افسوس مذہب کی واقفیت سے کورے ہو کر انبیاء کو پرکھنے کے لئے ایسے اُصول گھڑنے کی جرأت کر لی جاتی ہے جو بالکل غلط اور نادرست ہوتے ہیں۔ اور جن کو صحیح قرار دینے کی صورت میں پہلے انبیاء کو جواب دینا پڑتا ہے۔

کیا "وکیل" اب حضرت عیسٰی پر بھی اسی رنگ میں یہ اعتراض کریگا۔ جس رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہتا ہے کہ انہوں نے بھائی کو بھائی سے جُدا کر دیا۔

"وکیل" کی دیانتداری

"وکیل" نے اپنے اسی پرچہ میں ہمارے اس نوٹ پر جو ہم نے اس کے ایک ماہوار رسالہ کو "قرآن" اور اسکے ایڈیٹر کو "پیغمبر" قرار دینے کے متعلق لکھا تھا۔ چیں بجبیں ہو کر لکھا ہے۔ کہ اس غلطی کی جب ایڈیٹر وکیل نے اصلاح کر دی۔ تو "الفضل" نے کیوں اس کا اعلان نہیں کیا۔

ہماری بڑی غرض اس نوٹ کے لکھنے سے وکیل کو اسکی غلطی پر متنبہ کرنا اور اس سے اصلاح کرانا تھی۔ اور جب اس نے اصلاح کر دی۔ تو ہمیں ضرورت نہ تھی۔ کہ اس کے متعلق کچھ لکھتے۔ لیکن "وکیل" نے اپنی غلطی کے اعتراف کا اعلان الفضل میں نہ دیکھ کر اس کو راست بازی صداقت شعاری دیانت وایماندار ی" کے خلاف قرار دیا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا "وکیل" کو اپنی اس دیانت داری پر فخر ہے۔ جس کا تازہ نمونہ ہم گذشتہ پرچہ کے ایک نوٹ میں پیش کر چکے ہیں کہ رپورٹر کی خبر کا ایک خاص حصہ جسمیں ہماری جماعت کا ذکر تھا اُڑا دیا گیا۔ اگر یہی "اخبار نویسانہ دیانتداری" ہے۔ تو "وکیل" کو مبارک ہے۔

پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ "وکیل" نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی بھیجی ہوئی ایک مراسلت بنام اخبارات میں سے دوسرے کوائف کو چھوڑ کر صرف بیوی کو طلاق دیکر سالی کے ساتھ شادی کرنیوالی بات شایع کی تھی پتہ نہیں اس کے نزدیک اخبار نویسانہ دیانتداری میں داخل ہوگی۔

دوسروں کی دیانت پر اعتراض کرنے سے قبل "وکیل" کو اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

خطبہ مسنونہ پڑھ کر فرمایا

خطبہ نکاح نکاحوں کے معاملہ میں ہمارے ملک میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ بہت فتنہ پیدا ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اگر لوگ شریعت کے احکام کی پابندی کریں تو فتنہ نہوں۔ ہماری جماعت جو بہت قلیل ہے۔ اس کو بہت ہی اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایک قوم نہیں۔ بلکہ متفرق لوگ ہیں۔ دوسرے لوگوں میں آپس میں رشتہ داری ہوتی ہے۔ ایک دوسرے پر سابقہ رشتہ داری اور ایک قوم و خاندان ہونے کی وجہ سے جو زور اور دباؤ ہوتا ہے وہ یہاں نہیں ہوتا کیونکہ یہ لوگ ایک قوم سے نہیں۔ بلکہ مختلف قوموں سے آئے ہیں اسلئے ہمارے لئے اتحاد رکھنا مشکل ہے۔ ہر ایک شخص دوسرے سے اجنبی ہے۔ ان سب لوگوں کو جمع کرنے والی ایک احمدیت ہی ہے۔ یہ عموماً ایسی مضبوط نہیں۔ کیونکہ یہ اخلاص کو چاہتی ہے۔ اور قربانی مانگتی ہیں۔ سابقہ رشتہ داریوں میں عموماً لوگ قربانی کرتے ہیں۔ جو مجبوری سے ہوتی ہے۔ مگر یہاں ایمان و اخلاص سے قربانی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات لوگوں میں اس کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے اتحاد کا قیام مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اگر غلطی ہو جائے تو پھر سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض لوگ نیک نظر آتے ہیں۔ مگر جب شادیوں وغیرہ کے معاملہ میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ تو کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ہم احمدیت چھوڑتے ہیں جب تک شادی کا سوال نہ تھا۔ ان پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ مگر اس میں آکر پردہ اٹھتا ہے۔ اور ان کے اخلاص کا پتہ لگ جاتا ہے اور لوگوں کو ہنسی کا موقعہ ملتا ہے۔

پس ہماری جماعت کے لئے رشتہ داری کے معاملہ میں غور و فکر کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ اس میں فتنہ نہ پڑیں۔ ہمارے ملک میں رشتہ داری کو ایک دوسرے کے خلاف بطور گالی کے استعمال کیا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کو سمجھایا جاتا ہے۔ کہ آتے ہی اس پر رعب ڈالنا۔ اور لڑکی والے سمجھاتے ہیں۔ کہ پہلے ہی تمہارا اثر قایم ہو۔ اس طرح دونوں طرف سے فتنہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

اس لئے اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ رشتہ داری میں تقویٰ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ آپس میں فساد نہو۔ نئے رشتہ اگر ٹوٹ جائیں۔ تو جڑنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ معاملہ تو ایسا ہے۔ کہ اس میں پرانی رشتہ داریاں تک ٹوٹ جاتی ہیں۔ ایسے موقعہ پر اگر جانبین شریعت کی پابندی کریں۔ تو فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس خطبہ کے بعد میاں چراغ پسر اللہ دتا صاحب کے نکاح کا سید بی بی بنت محمد دین صاحب سے ۵ روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

(بعد عصر)

ایک افغان سید فقیر محمد خاں نے بیعت کی

اس کے بعد حضور نے خطوط کے جواب لکھائے

ترک رسوم ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کے گاؤں کے لوگ رسمیں نہیں چھوڑتے۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ سمجھاؤ۔ اصلاح کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ سمجھاؤ اور بار بار سمجھاؤ۔

الہام کی خواہش ایک صاحب کے متعلق خط پیش ہوا۔ کہ وہ حضرت اقدس کی صداقت کیلئے الہام چاہتے ہیں۔ لکھوایا کہ ان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدایا جو حق ہے۔ اس کیلئے شرح صدر ہو جائے۔ الہام کی شرط ٹھیک نہیں۔ یہ آقا کا امتحان ہے۔ اور امتحان غلام نہیں لیا کرتے۔

دعا میں شرط نہو ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ انہوں نے دعا کی کہ خدایا مسیح موعود کا دامن نہ چھٹے۔ چاہے ملازمت چھٹ جائے یا اولاد چھٹے یا کوئی تکلیف ہو۔ اب میں مصائب میں ہوں دعا فرمایئے۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ خدا کے حضور شرط نہ کرنی چاہیئے۔ آپ یہ دعا مانگتے۔ کہ خدایا مسیح موعود کا دامن بھی نہ چھوٹے۔ اور تیری دوسری رحمتیں بھی نہ چھوٹیں۔

۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز مغرب)

تعویذ ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ تعویذ جو لوگ کراتے ہیں۔ ان کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ میرے نزدیک تعویذ تحریری دعا ہے۔ اور دعا کا اثر مضر نہیں ہو سکتا۔ باقی مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ جو کسی کے خلاف اثر ڈالے جاتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے کے لئے انسان دعائیں پڑھ کے سو رہے۔ تو کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔ اور اگر انسان یہ توجہ کرے۔ میں ایسا اثر قبول نہیں کرونگا۔ تو اس پر اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ انسانی اثر ہوتا ہے۔ اور انسانی اثر کو انسان روک سکتا ہے اور چونکہ دفاعی طاقت زیادہ ہے۔ اس لئے اثر نہیں ہو سکتا جن لوگوں میں روحانی طاقت ہوتی ہے۔ ان پر مسمریزم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

درس قرآن کریم کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ درس قرآن کریم کو مفصل شائع کرنے کے لئے ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں جو تجویز شائع ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق احباب جلدی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ کیا ہر اخبار میں بطور ضمیمہ چار صفحے درس کے شائع کئے جائیں۔ اور معہ ضمیمہ اخبار کی قیمت ۵ روپے رکھی جائے۔

اگر اس کی تائید میں کافی آرا نہ آئیں۔ تو پھر درس کے مفصل شائع نہ ہونے کا الزام ہم پر نہیں آئے گا۔ بلکہ احباب پر آئیگا۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ تاکہ کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔

مرتد پٹیالوی کی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی

اور اس کی حقیقت

(نمبر ۳)

اب میں اصل سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق مرتد پٹیالوی کو شیطان نے کس کس طرح بہکایا۔ اور کس کس طرح اس کے دماغ کو چکر دیا۔ اور کس طرح نئے سے نئے وساوس ڈال کر اسے سرگردان پھرایا۔

جب مرتد جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گیا۔ اور مسیح موعود کی مخالفت شروع کی۔ اور ادھر حضرت مسیح موعود نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کی۔ جس میں اپنی وفات کے متعلق خبر دی۔ کہ اب میری عمر تھوڑی رہ گئی ہے چنانچہ حضور الوصیت صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں وحی اس قدر تواتر سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ قرب اجلک المقدر..... قل میعاد ربک..... جاء وقتک قرب ما توعدون تیری اجل مقدر قریب آگئی ہے۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور جو وعدہ کیا گیا قریب ہے..... پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا"

علاوہ ازیں حضور نے اپنی وفات کے متعلق اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ایک رؤیا دیکھا۔ جو انہی دنوں (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) میں شائع ہوا۔ اور وہ یہ ہے:۔

"ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفا اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ آب زندگی"

اب یہ رؤیا بھی صاف ظاہر کر رہی تھی۔ کہ آپ کی عمر دو تین سال رہ گئی ہے۔ چنانچہ پورے اڑھائی سال کے بعد آپ نے وفات پائی۔

جب مرتد پٹیالوی نے دیکھا۔ کہ الہام تو انہوں نے اپنی وفات کے متعلق شائع کر دیئے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ تک فوت ہو جائینگے۔ اس لئے اس نے سوچ بچار کر اور ایک خاص قسم کی دماغی ختوق کر کے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود کے خلاف یہ پیشگوئی شائع کی۔ کہ

"مرزا مسرف ہے۔ کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے" (کانا دجال ص ۶)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو "خدا سچے کا حامی ہو" کے عنوان سے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ نے عبدالحکیم کے متعلق لکھا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تریٰ کل مصلح و صادق"

تیسری الہامی پیشگوئی کی تنسیخ

اس کے بعد مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات رسائل و اخبارات میں دیکھے۔

(۱) ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ کہ افسوسناک خبر آئی ہے۔ اور انتقال ذہن لاہور کی طرف ہوا۔ (چنانچہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی)

(۲) انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا۔ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

(۳) انت منی و انا منک انت الذی طار الیٰ روحہ اعجبہم ان تبدوا۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ ص ۳)

جب یہ الہامات شائع ہوئے۔ اور دو تین گھونٹ آب زندگی کا الہام تو پہلے ہو چکا تھا۔ تو مرتد پٹیالوی کو یہ فکر پڑی۔ کہ معلوم تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی وفات کی میعاد ان پیشگوئیوں کے لحاظ سے اکتوبر ۱۹۰۸ء تک پوری ہو جاتی ہے۔ اور میری تین سالہ پیشگوئی کی میعاد جولائی ۱۹۰۹ء تک ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی کی جائے۔ جو ان الہامات کے لگ بھگ رہے۔ اس لئے مرتد پٹیالوی نے دوسری پیشگوئی بھی شائع کی اور لکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے مرزا کی (شوخیوں) اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوتی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے ہیں۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا۔ کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔" (اعلان الحق ص ۶)

یہ پیشگوئی اس نے آپ کے ان الہامات کی بنیاد پر کی جو پہلے ریویو مارچ ۱۹۰۷ء میں شائع ہو چکے تھے۔ اور اس کی آخری میعاد ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک تھی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ کے نام سے اشتہار دیا۔ اور اس میں لکھا:۔

"اپنے دشمن سے کہہ دے۔ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے۔ کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کر دونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں

اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے (تبصرہ) اس سے ظاہر ہے کہ یہ بشارات جو حضرت مسیح موعود کو دی گئی ہیں۔ یہ اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کی بناء پر ہیں۔ کہ اگر یہ چودہ ماہ والی پیشگوئی پر قائم رہا۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھا دیگا۔ تا جھوٹے اور سچے میں فرق ہو۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود کی عمر بڑھائی گئی۔ اور اگر نہیں بڑھائی گئی تو کیوں؟

۱۴ چودہ ماہ کی پیشگوئی کی تنسیخ

سو جاننا چاہیئے۔ کہ پیشگوئی کی غرض تو یہی تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے میں یوں امتیاز کیا۔ کہ مرتد پٹیالوی اپنی چودہ ماہ والی پیشگوئی پر بھی قائم نہ رہا۔ اور اسکو بھی منسوخ قرار دیدیا۔ جبکہ اس نے مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات کو پڑھا۔

(۱) ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء۔ موت قریب ہے۔ ان اللہ یحمل کل حمل۔

(۲) ۱۵ر دسمبر ۱۹۰۷ء۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔
۲۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔
ستائیس کو ایک واقعہ۔ ہمارے متعلق۔ اللہ خیر و ابقیٰ۔ خوشیاں منائینگے۔ وقت رسید۔"

اسپر مرتد پٹیالوی کو پھر شیطان نے استراق سمع کرکے خبر دی۔ کہ چودہ مہینے کی پیشگوئی بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے کچھ کم کرنا چاہیئے۔ اسلئے اس نے ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو الہام شایع کیا۔ کہ مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہو جائیگا۔"

اس الہام کو مرتد پٹیالوی نے اخباروں میں طبع نہیں کرایا بلکہ قلمی لکھ کر لوگوں کی طرف بھیجا۔ جیسا کہ اس کے ایک خط سے ظاہر ہے۔ جو اس نے ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نام بھیجا۔ جو پیسہ اخبار مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۸ء میں شایع ہوا۔ اس میں لکھا ہے:-

"۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا۔ اس کے یہ الفاظ تھے۔ ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک مرزا ہلاک ہو جائیگا۔ اسی طرح پر یہ الہام موٹی قلم سے لکھا ہوا میرے رجسٹر الہامات پر درج ہے۔ اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا تھا۔ جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب و مرزا صاحب و شیخ یعقوب علی و حکیم فضل الدین صاحب بھیجے گئے تھے۔ ان پر اسی طرح درج ہے۔"

چنانچہ اس کا وہ الہام جو ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو "تک" کے لفظ کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے چشمہ معرفت میں نقل کیا اور لکھا:-

"ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبد الحکیم خان ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہو گا ...... لیکن خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا اور خدا اسکو ہلاک کریگا۔ اور میں اسکے شر سے محفوظ رہوں گا۔"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود اسکی پیشگوئی کے مطابق ۴ر اگست کے اندر اندر فوت ہو جائیں تو آپ جھوٹے ہیں۔ اور اگر اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴ر اگست تک فوت نہ ہوں۔ تو سچے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسمیں یہ نہیں لکھا کہ یہ میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ بلکہ آپنے اس کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ کہ وہ ہلاک اور تباہ ہو گا۔ اور اس کا کوئی سلسلہ نہیں چلیگا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو گا۔ (سو ایسا ہی ہوا)۔ اور مصیبتیں اور تکالیف اٹھا کر ہلاک ہوا۔ بس تبصرہ میں جو حضرت مسیح موعود نے اس کی ہلاکت کے متعلق لکھا تھا وہ چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی بناء پر لکھا تھا۔ لیکن جب اس نے وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ تو وہ بات بھی اذا فات الشرط فات المشروط کے ماتحت منسوخ ہو گئی۔

۴ر اگست تک والی پیشگوئی کا منسوخ ہونا

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود اس کی ۴ر اگست تک والی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ یا وہ اسکو بھی منسوخ قرار دیتا ہے۔ غور سے سنیئے۔ کہ اس کا شیطان اس کے دماغ کو کس طرح چکر دیتا ہے اور کس طرح اس کی اس پیشگوئی کو بدلواتا ہے

جب حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کے متعلق مندرجہ ذیل الہامات ہوئے:-

(۱) ۷ر مارچ ۱۹۰۸ء۔ ماتم کدہ۔ اسکے بعد دیکھا کہ جنازہ آتا ہے"

(۲) ۲۶ر اپریل ۱۹۰۸ء۔ مباش ایمن از بازی روزگار۔

(۳) ۳۰ر اپریل ۱۹۰۸ء۔ وقع واقع و ہلک ہالک

ان الہامات کے پڑھنے کے بعد پھر مرتد کے استاد نے اسے ورغلایا۔ اور اس سے ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو اخباروں میں یہ الہام شایع کرایا۔ کہ مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ر اگست) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔"

جیسا کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کو مرتد پٹیالوی لکھتا ہے:-

"مکرم بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے الہامات جدیدہ جو مرزا غلام احمد کے متعلق ہیں۔ اپنے اخبار میں شایع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۱) مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔ (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآراء عورت مر جائیگی۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان ایم بی پٹیالہ۔ ۸ر مئی ۱۹۰۸ء

(روزانہ پیسہ اخبار ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ کالم ۲)

پھر اسی طرح اس پیشگوئی کو اہلحدیث میں بھی شایع کرایا جیسا کہ ثناء اللہ لکھتا ہے:-

"ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے متعلق میرے مندرجہ ذیل الہامات شایع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۱) مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ر اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآراء عورت مر جائیگی۔" (اہلحدیث مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

پس اس کی اس پیشگوئی میں جو ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے لکھی۔ لفظ "کو" ہے "تک" نہیں ہے۔ جیسا کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے بھی اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی تاریخ موت مقررہ کر دیتے۔ جیسا کہ انھوں نے کیا چنانچہ ۱۵ر مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ر ساون یعنی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو مرزا مریگا۔ تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا۔ جو مرزا ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چھبتا ہوا لکھا ہے۔ کہ ۲۱ر ساون "کو" کی بجائے

"۲۶ ساون تک" ہوتا تو خوب ہوتا"

پس ان تمام اخبارات کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کو جو تک کے لفظ کے ساتھ تھا منسوخ قرار دیا ہے۔ اور یہ ۶ر مئی ۱۹۰۸ء کا الہام جو کو کے لفظ کے ساتھ ہے۔ اس کی تاریخ ہے۔ کیونکہ یہ الہام اور ہے۔ اس میں مرض مہلک کے ساتھ مرنے کا ذکر ہے اور فروری کے الہام میں مرض کا ذکر نہیں اور یہ اس کے بعد کا ہے۔ پس چشمہ معرفت میں جو حضرت صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ ۱۵ر فروری کے الہام کی بناء پر ہے۔ لیکن مرتد پٹیالوی نے اسکو بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود (نعوذ باللہ) تب جھوٹے قرار دیئے جاتے۔ اگر آپ ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو فوت ہوتے لیکن آپ تو ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی پیشگوئیوں کے مطابق فوت ہوئے جیسا کہ افسوسناک خبر آئی اور انتقال ذہن اللہ ہو کی عبارت ہوا کے مطابق آپ ۲۶ر مئی کو لاہور میں فوت ہوئے اور الہام ۲۷ کو ایک دوست کے مطابق ۲۷ر مئی کو قادیان لائے گئے۔ پس دیکھو خدا نے کیسا سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق ظاہر کر دکھلایا اور کیسا مرتد پٹیالوی کو رسوائی اور روسیاہی کا مزہ چکھایا اور کیسا اسکے شیطان نے اسے اوہام میں سرگردان پھرایا۔ پس یہ تھا اس دعا کا اثر جو حضرت مسیح موعود نے خدا سے کی اور جو الہامی ہو کر اشتہار میں لکھی تھی۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق۔

مذکورہ بالا تحریر سے کیا ازکو ہاٹ کا یہ سوال کہ:

"ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی مقرر کردہ میعاد کو ذلت اور لعنت کی موت قرار دیا اور پھر اسی میعاد میں اپنے ذلیل اور رسوا کرنے والا کی موت کے خواب دیکھتے دیکھتے مر گئے"

جو اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا مردود ہو گیا۔ نیز مولوی ثناء اللہ صاحب کا سوال جو انہوں نے اس پیشگوئی پر اہلحدیث مطبوعہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۰ء میں کیا ہے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ باوجود اسبات کو جانتے ہوئے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جو ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء کو کی تھی۔ اسمیں لفظ کو ہے تک نہیں اور وہ اسکو خود اہلحدیث مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء میں شائع کر چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جو چشمہ معرفت میں لکھا ہے تو وہ اسکے فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کے مطابق لکھا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کو مولانا صاحب اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء میں ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے خلاف لکھ چکے ہیں پھر نہ معلوم کہ اب کیوں انکی پیشگوئی کے مطابق وفات قرار دیکر

دلچسپ نوٹ

(از مسٹر محمد امین صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر) بیرسٹر ایٹ لاء دہلی)

ہندوؤں کی چالاکی

چند سال ہوئے۔ لالہ لاجپت رائے نے ہندوؤں کی سوشل بیکاری پر ایک لیکچر دیا تھا۔ جسمیں انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ بہت سے کہنہ خیال ہندو نلکے کا پانی یہ کہکر پینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ کہ نالیوں میں ربڑ کا چھلا لگا ہوا ہے۔ اور ربڑ چونکہ چمڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسلئے ہمارے لئے نلکے کا پانی پینا جائز نہیں۔ لیکن اگر ان [illegible] کی (شراب) پیش کی جائے تو غٹا غٹ پی جاتے ہیں۔

لیکن ہندوؤں کی پولیٹکل چالاکی ان کی سوشل چالاکی سے کہیں زیادہ ہے۔ حال میں جب میں نے لاہور میں بار ایسوسی ایشن (وکیلوں کی انجمن) کا ممبر بننے کی کوشش کی تو ہندو وکلاء نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مجھے ایسا کرنے سے روکا۔ چنانچہ میں ایک مشہور ہندو وکیل کے مکان پر اسلئے ملنے گیا۔ کہ وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے سامنے بالکل بے تعصب ظاہر کرتا ہے۔ لیکن میرے سامنے اس نے مسلمانوں اور ان کے پاک رسول کو بے نکی گالیاں دیں۔ اور کہا تمام مذاہب میں سے خراب مذہب اسلام ہے۔ اور مجھے رائے دی۔ کہ اگر میں دل سے اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم ظاہری طور پر ہندوؤں کے حلقے میں رہوں۔ اور یہ بات تو مجھے کئی تعلیم یافتہ ہندوؤں نے کہی۔ کہ تم بیشک گھر میں چھپ کر نماز پڑھو یا روزہ رکھو یا قرآن شریف کا مطالعہ کرو۔ لیکن ظاہرا ہندو بنے رہو) وکیل صاحب نے فرمایا کہ لاکھوں ہندو ہرسال قحط یا پلیگ سے مر جاتے ہیں۔ پھر ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہم میں بہت بڑی کمی نہیں ہو جائیگی۔ لیکن بدنامی یہ ہے کہ ایک معمولی ہندو کے مسلمان ہو جانے سے اس قدر ہرج نہ ہوتا۔ لیکن ایک تعلیم یافتہ خاندانی بیرسٹر ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہندوؤں کی سخت بدنامی ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ بیشک تم ہندو نہ ہو جاؤ گے۔ تمہارے برخلاف تعصب کم نہیں ہوگا۔

ایک ہندو جس نے

کرنل ویجوڈ کو ایک سونے کا تمغہ دیا۔ ایک دن لاہور میں ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے کہا۔ کیا تم ابھی تک مسلمان ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ سنکر اس نے اسلام کو بہت گندی گالیاں دیں۔ اور یہ خیال کرکے کہ خواجہ کمال الدین نے مجھے مسلمان بنایا ہوگا۔ خواجہ کمال الدین اور دوکنگ کے مسلمانوں پر بہت سے الزام لگائے۔ میں نے کہا آپ اپنے خیالات کو اگر اس طرح ظاہر کرتے پھرینگے۔ تو مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہونچیگا۔ اور مسلمان سوراجیہ حاصل کرنے میں شاید تمہاری مدد نہ کریں۔ ہندو لیڈر نے جواب دیا۔ کہ میں مسلمانوں کی خاطر اپنا دھرم نہیں چھوڑ سکتا۔

چند دن کے بعد میری ملاقات اس سے آنریبل فضل حسین بیرسٹر کی کوٹھی میں ہوئی۔ جہاں وہ مسلمانوں کو اپنی نیشنل یونیورسٹی میں شامل کرنے کے لئے نہایت ذلیل طور پر چاپلوسی کر رہا تھا۔ میں نے کہا۔ آپ یہاں! کیا آپ اسلام سے نفرت نہیں رکھتے؟ فرمایا۔ بالکل نہیں۔ من فارسی دانم اور ہر روز قرآن پڑھتا ہوں۔ اس سے بڑھکر پولیٹکل چالبازی اور کیا ہو سکتی ہے۔

لاہور میں ایک لڑکے نے بہادر کا مکان میں نے کرایہ پر لیا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو فوراً مکان خالی کرا لیا۔ اور کہا ہم مسلمان کو تو ایک لاکھ روپیہ پر بھی کرایہ نہیں دینگے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں ہندوؤں کا راج ہو گیا۔ تو کیا بدقسمت مسلمان ہجرت کر جائینگے۔

تبلیغ اسلام

یہ زمانہ کفر اور اسلام کے سخت مقابلہ کا ہے۔ اب یا تو خدانخواستہ کفر اسلام کو کھا جائے گا یا اسلام کفر کو مٹا دیگا اسلئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اسلام کی روحانی تلوار کو میان سے باہر نکال کر کفر پر پل پڑے۔

دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے اسلام کو کھول کر دکھا دینا کافی ہے۔ کہ یہ خود بخود لوگوں

سے سچے دلوں کو فتح کر لیگا۔ زبردستی بزور شمشیر اسلام پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تلوار کی ضرورت تو باطل مذاہب کو ہوا کرتی ہے۔ مثلاً عیسائی مت یورپ میں بذریعہ تلوار پھیلا۔ اور بدھ مذہب کو ہندوستان سے ہندوؤں نے ایک بڑی حد تک بذریعہ شمشیر ملک بدر کیا۔ لیکن حضرت رسول کریم نے تلوار کو تو صرف سیلف ڈیفنس یعنی اپنے بچاؤ میں استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جب کہ مسلمان تھوڑے تھے۔ اور کافر بہت اور وہ کافر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی دھن میں لگے ہوئے تھے۔ کیا آج کل کے مسلمان اپنے فرض کو پہنچانینگے۔ اور جو روحانی جہاد آج کل اسلام اور کفر میں ہو رہا ہے۔ اس میں دل کھول کر حصہ لینگے؟ آج کل روحانی جہاد تو یہی ہے۔ کہ یورپ۔ ایشیا امریکہ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں کو بتائی جائیں۔ اور مسلمان خود اسلام کا کامل نمونہ بنیں۔ کیا عیسائیوں اور ہندوؤں کے سامنے مدد کا ہاتھ پسارنا ہمارے لئے شرم کا باعث نہیں ہے۔ آؤ ہم ان سب کو مسلمان بنالیں۔ پھر نہ تو ہم پر بیگسی کا خوف طاری ہوگا۔ اور نہ ہم آزردہ خاطر ہونگے۔

مسٹر ہوز کی غلط بیانیوں کی تردید

۳ جولائی ۱۹۲۰ء کو راقم الحروف اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ایک احمدی جلسہ کی تقریب پر موضع سلطان پور ریاست کپور تھلہ میں وارد ہوئے تھے۔ اور اس جلسہ پر مسٹر ہوز معہ اپنے رفقا اور معاونین کے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس جلسہ پر ریویو کرتے ہوئے چند بے سروپا باتوں کو اپنے رسالے کرسچین انڈیور بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۲۸ درج کیا ہے۔ افسوس کہ بوجہ نہ ملنے وقت پر رسالہ مذاکے جواب میں دیری ہوئی ہے۔ مسٹر موصوف کو چاہئیے تھا کہ وہ ایک رسالہ میرے نام ارسال کر دیتے۔ تا جواب جلد دیا جاتا۔

مسٹر ہوز نے اور غلط بیانیوں کے ساتھ میرے متعلق لکھا ہے۔ منشی چراغ الدین صاحب جو ہمارے ماتحت بطور معلم ہائی سکول میں اپنی دوسری جماعت کو پڑھایا کرتے تھے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ زمانہ عیسائیت میں راقم سکاچ مشن ڈسکہ کی طرف سے واعظ تھا جس کی میرے پاس سندات بھی ہیں کیا مسٹر ہوز کے پاس بھی میرے مدرس ہونے کا کوئی ثبوت ہے۔ اگر ہے تو پیش کریں۔ میں نے کبھی ہائی سکول میں مسٹر ہوز کے ماتحت کام نہیں کیا۔ بلکہ ایک طریق سے مسٹر ہوز میرے ماتحت تھے۔ یعنی کرسچین انڈیور ڈسکہ اور علاقہ ڈسکہ کا میں پریذیڈنٹ اور سکرٹری رہ چکا ہوں اور مسٹر ہوز اسکے صرف ایک معمولی ممبر تھے۔

دوسرا جھوٹ میرے متعلق یہ بولا گیا ہے۔ کہ جب میری اہلیہ چل بسی تو میں نے قادیان شریف کا رخ کیا۔ حالانکہ خاکسار جس وقت مشرف باسلام ہوا۔ اسوقت میری اہلیہ زندہ تھی۔ ۱۹۰۹ء کو ڈسکہ میں ہم سب مشرف باسلام ہوئے اور اکتوبر ۱۹۰۹ء کو وارد ...

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے نکاح ثانی کی خوشی میں

منددرجہ ذیل رعایت صرف ایک ماہ کیلئے

	اصل	رعایتی
درمکنون نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۲ر	۱۰ر
درثمین مکمل اردو جو حال میں طبع ہوئی۔ مجلد کپڑا	۱۰ر	۸ر
ملفوظات احمد۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری ۱۹۰۱ء	۵ر	لہر
بلاغ المبین حضرت مسیح کا آخری لیکچر	ار	[illegible]

	اصل	رعایتی
بحر العرفان۔ قبولیت دعا پر حضرت صاحب کی تقریریں	۶ر	۵ر
رہنمائے خاتون۔ حضرت صاحب کا عورتوں کو دلچسپ مفید وعظ	۲ر	۱ر
تصدیق النبی۔ حضرت صاحب کا ایک پرانا دلچسپ عیسائیوں کی تردید میں	۵ر	لہر
پیغام احمد حضرت مسیح موعود کا لیکچر لاہور ۱۹۰۸ء	۵ر	لہر
احمدی تبلیغی جنتری	۲ر	فی روپیہ [illegible] عدد
خطبہ عید الفطر حضرت مسیح موعود	۱ر	[illegible]
احمدی شمائل شریف مجلد	۸ر	۱۲ر
اسلام میں اختلاف کا آغاز۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر لاہور	۱۱ر	۹ر
گلزار معرفت حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظموں کا مجموعہ	۵	لہر
گلدستہ حقانی۔ لطیف نظمیں	لہر	۳ر
طریق النجات۔ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم	لہر	۳ر
چیلنج درباره امام الزمان	لہر	۳ر
مسیح بیان حصہ اول پنجابی نظمیں	۲ر	۱ر
گلزار احمدی۔ لطیف پنجابی نظمیں	۲ر	۱ر
چرخہ احمدی	۲ر	۱ر
مسدس در وفات مسیح	۱ر	ار
شہادت مولوی عبد اللطیف	۵ر	لہر
معارف القرآن خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے نوٹ	۱۰ر	۸ر
براہین العقائد	۱۰ر	۸ر

مندرجہ بالا کتب کے عہ روپیہ کے خریدار کو محصول ڈاک بھی معاف کیا جاوے گا۔

ان کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی تمام کتب اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

احمدیہ کتاب گھر قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

میں ممیرے کے سرمہ کی قیمت بڑھانا چاہتا ہوں

کیوں؟

اس لئے کہ سرمہ بہت سی قیمتی دوائیوں سے علاوہ ممیرے کے مرکب ہے۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں جو خرچ آتا تھا۔ اس کے مطابق میں نے یہ قیمت دو روپے تولہ رکھی تھی۔ اب وہ دوائیاں جو گنی تگنی قیمت سے ملتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہو گیا۔ کہ میں کم از کم سرمہ

دو روپے کی بجائے تین روپے تولہ

کر دوں۔ پس جو صاحب دو روپے کے حساب سے لینا چاہیں۔ وہ فروری کے مہینہ میں خرید لیں۔ پھر قیمت بڑھا دوں گا۔ خالص ممیرا کی قیمت نصف کرتا ہوں

یعنی دس روپے تولہ کی بجائے پانچ روپے تولہ۔ یہ رعایت صرف دو ماہ کیلئے ہے

جو صاحب چاہیں۔ خرید لیں۔ ممیرے بالکل خالص ہے۔ اور وہی ہے۔ جس کی تصدیق حضرت مسیح موعود و خلیفہ اول نے فرمائی ہے۔

ست سلاجیت

یہ خالص سلاجیت عہ تولہ قسم اول اور جو نرم ہے۔ وہ ۸ رفی تولہ ہوگی۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و پشاوری اور کلاہ میری معرفت مل سکتی ہیں

المشتہر

سید احمد نور کابلی مہاجر قادیان (پنجاب)

آٹا پیسنے کی چکی

بالو ہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع ایرن فیکٹری بٹالہ گورداسپور پنجاب

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو خوشخبری

جو دوست ۱۷ مارچ ۱۹۲۱ء تک روپیہ دیدینگے۔ وہ بیع سلم کے حقدار ہیں۔ جس میں خاص رعایت ہے ڈرا بھٹے سے جو کچھ نکلے ۶ ۱۵ روپے ہزار۔ دس فیصدی ناقص بیں تو ۱۶ روپیہ ہزار۔ خالص اینٹ ۱۷ روپے ہزار اینٹ طول ۹ انچ عرض ۴½ انچ موٹی ۲½ انچ قالب کی ہو گی درمیانی اینٹ کا نرخ اسوقت قادیان میں ۲۳ روپے ہزار ہے اپریل میں اینٹ دی جاوے گی

المشتہر محمد عبدالرحمٰن ٹھیکہ دار بھٹہ احمدیہ قادیان پنجاب

دوائی خانہ احمدی لگا کلاں ضلع امرتسر

یادگار حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ مقوی دماغ کی گولیاں ۸۸ عدد عہ کمزوری دماغ۔ نزلہ طالب علم اور واعظ کیلئے مجرب ہیں۔ چکیم ورلی رس۔ بخار نزلہ درد سر ہر قسم پر مجرب عہ بہار زندگی۔ ایک ہی دوائی ۳۰۰ سو بیماری پر مجرب عہ

المشتہر ۔ رحمت اللہ احمدی حکیم

نصیر بک ایجنسی قادیان سے منگوائیں

قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب مجلد عہ بے جلد عہ نصائح مبلغین فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ۲ ایک روپیہ کی سات نونہالان جماعت والا قطعہ ۱ر عہ کے ۱۶

مکتوبات امام اپنے خلیفہ اول کے نام ۱ر عہ کی ۱۲ رسالہ عظمۃ القرآن از مسیح موعود اردو ۱ر عہ کی ۱۶

انجنیئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہوگئی اکتوبر ۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دیگئی جس کے داخلے کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجنیئر صاحبان نے ہمارے سکول کا معائنہ فرماکر نہایت اچھے ریمارکس لکھے۔ سکول میں اسوقت نہایت قابل و تجربہ کار ٹیچر کام کر رہے ہیں ہزاروں روپے کا سامان سروے ڈرائنگ وغیرہ کا کام موجود ہے انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ سکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ سکول پبلک کے مفصل قواعد معہ نقول و سرٹیفکیٹ آدھ آنے پر مل سکتے ہیں۔ المشتہر

سید احمد حسن منیجر و لالہ سکھ پال انجنیئر پرنسپل

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ کو دودھ آک یا ڈیڑھ تولہ سوت کھرل کرکے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنا لیں۔ جب قرص اچھی طرح خشک ہو جاوے۔ تو قرص مذکور پر سات تولہ سوت دیسی لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ میں اس پر ایک کوئلہ رکھدیں۔ بہت عمدہ اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا۔ کشتہ ہذا ایک تولہ مومیائی درجہ اول ½ تولہ دونوں کو بعرق آب ادرک میں کھرل کرکے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنا لیں۔ بلوغت۔ امساک ضعف اعصاب۔ درد کمر۔ درد پشت۔ ضعف کے لئے اکسیر ہیں۔ راقم کا معمول اور تجربہ ہے۔ قیمت (۱۴) خوراک ۱ چار جو ایک آدمی کیواسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر منشی محمد عبدالصمد سنیاسی نرو ٹجیل سنگھ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ڈیوک آف کناٹ کو راولپنڈی میں ایڈریس

(مرسلہ قائم مقام الفضل از راولپنڈی)

ڈیوک آف کناٹ کے ورود راولپنڈی پر قسمت راولپنڈی کے باشندوں کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس دیا گیا

"حضور والا

ہم باشندگان قسمت راولپنڈی کی طرف سے حضور کا دلی اور وفادارانہ خیر مقدم کرتے ہیں۔

حضور ہندوستان یا خاص راولپنڈی میں ایک اجنبی کی حیثیت سے نہیں آرہے۔ بلکہ ہمیں وہ وقت یاد ہے جب حضور راولپنڈی میں کمانڈر تھے۔ اور ہمارے درمیان تشریف رکھتے تھے۔

ہمیں اس یقین پر ناز ہے۔ کہ حضور اس وقت سے لے کر اب تک اس ملک کے معاملات میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اور ہماری نہایت ہی خوش قسمتی ہے۔ کہ حال ہی کے محاربہ عظیم میں۔ جب پنجاب کو ہندوستان کا جنگی بازو کا خطاب ملا۔ ہم باشندگان راولپنڈی کو اپنی وفاداری اور اخلاص کے ظاہر کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو ہمیں حضور ملک معظم سے ہے۔ دوران جنگ میں کسی نے ہماری وفاداری میں شک نہیں کیا۔ اور اب امن وامان کی حالت میں بھی ہماری وفاداری پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔

ہماری عاجزانہ خواہش ہے۔ کہ حضور ازراہ کرم ہماری اس دلی عقیدت کا جو ہمیں تاج برطانیہ اور حضور ملک معظم کی ذات خاص سے ہے۔ بادشاہ سلامت کے حضور اظہار فرماویں۔

خادمان باشندگان قسمت راولپنڈی

بھینس کی وجہ سے ریل پٹڑی سے اتر گئی

الہ آباد ۱۲ فروری ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے۔ کہ ۱۱ تاریخ کو ٹرین نمبر ایک اپ کلکتہ ٹرین ایک بھینس پر سے گزری۔ اور پٹڑی سے اتر گئی۔ یہ واقعہ بمرولی کنکھ گوم سیکشن پر ہوا ہے۔ ۳ تھرڈ کلاس مسافر مر گئے۔ اور ۱۰ زخمی ہوئے۔

نواب خیرپور سندھ کا انتقال

ہز ہائینس میر سر امام بخش خاں تالپور جی۔ سی۔ آئی۔ ای والئے ریاست خیرپور کا ۷۰ برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس

سوالات وجوابات۔ دہلی ۱۴ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس زیر صدارت سر ڈینس پریزیڈنٹ کونسل منعقد ہوا۔ ایک گھنٹہ میں کوئی ۷ سوالات کا جواب دیا گیا۔ اس کے بعد پریزیڈنٹ کونسل نے باقی سوالات اگلے اجلاس پر ملتوی کئے۔ اور وائسرائے کا پیغام پڑھا جس میں گورنمنٹ کو ہدایت تھی۔ کہ سالانہ بجٹ یکم مارچ کو پیش کیا جائے۔

جان محمد جونیجو بیرسٹر ایٹ لا کا صوبہ سرحدی سے اخراج

جان محمد صاحب جونیجو بیرسٹر ایٹ لا کو جو آج کل پشاور میں مقیم ہیں قانون تحفظ ہند کے رو سے حاکم صوبہ سرحدی نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ امن عامہ میں مخل ہیں۔ اس لئے صوبہ سے نکل جائیں۔

فوجی قیدی رہا کر دیئے گئے

دہلی ۱۵ فروری۔ ذیل کی سرکاری خبر ہے فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری کی تقریب میں ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ فوجی ایکٹ دفعہ ۱۲ کی رو سے مجھے یہ حق حاصل ہے۔ کہ میں ان ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جن کو کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔ اور دوران جنگ میں انہیں سزا دی گئی تھی۔ ان کے ساتھ نرمی کروں۔ چنانچہ اس قانون کو پیش نظر رکھ کر ۱۴۰ فوجی قیدی سپاہیوں کو رہا کیا جاتا ہے۔ اور ۲۵ کی سزاؤں میں تخفیف کی جاتی ہے۔

لنڈن کانفرنس میں صدر خلافت کمیٹی کی شرکت

سیٹھ حاجی میاں جان محمد چھوٹانی صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کو آئندہ اتحادی کانفرنس مقررہ لنڈن کی شرکت کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ اور سیٹھ صاحب ممدوح آئندہ ہفتہ کو ولایتی ڈاک کے جہاز سے انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سیٹھ یعقوب حسن صاحب بی۔ اے (کینٹبرگ) بحیثیت سیکرٹری، مرکزی خلافت کمیٹی اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب بطور مشیر و مترجم اس سفر میں سیٹھ صاحب کی رفاقت کریں گے۔

انبالہ ڈویژن کا ہندوستانی کمشنر

دیوان ٹیک چند صاحب انبالہ ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو نہایت قابل افسر ہیں۔

مسٹر حسن امام ولایت کو روانہ ہو گئے ہیں

چہار شنبہ کے روز مسٹر حسن امام پٹنہ سے انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہوئے۔ تاکہ وہ مشرق قریب کی کانفرنس میں شامل ہوں۔ اسٹیشن پر ان کے بہت سے رفقا جن میں مسلمانوں کی ایک تعداد شامل تھی۔ انہیں رخصت کرنے کے لئے آئے تھے۔

ڈیوک آف کناٹ کا جواب

باشندگان قسمت راولپنڈی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جناب ڈیوک نے ان کے دلی خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا انھوں نے راولپنڈی سے اپنے قدیم تعلقات کا ذکر کیا۔ اور ان کے لئے خراج تحسین ادا کیا۔

جناب ڈیوک نے کہا کہ بحیثیت مجموعی پنجاب کی ترقی حیرت انگیز ہے۔ دوران جنگ میں پنجابی کا نام مشہور عام نہ صرف پنجاب کے آدمیوں کی تعداد کی وجہ سے ہوا جو لڑائی میں شامل ہوئے۔ بلکہ ان عالی شان جنگی صفات کی وجہ سے بھی مشہور ہوا۔ جو ان سے بہت سی زبردست لڑائیوں میں ظاہر ہوئیں۔

مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد لاہور میں

۱۷ فروری کو بروز جمعرات ۷ بجے شب سے مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد میاں میر شرقی کے ریلوے سٹیشن پر اترے۔ اور دو موٹروں پر سوار ہو کر لاہور آئے اور چودھری رام بھجدت صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے۔

کتنے آدمیوں نے خطابات ترک کئے ہیں

لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۷ فروری کو بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا۔ سوالات کی فہرست میں ۲۶۰ اہم سوالات درج تھے۔ ایک سوال کا گورنمنٹ نے جو جواب دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ماہ اگست سے اب تک ۵ ہزار خطاب یافتگان میں سے صرف ۲۰ نے خطابات واپس کئے ہیں۔ گورنمنٹ نے خلافت یا عدم تعاون کی ایجی ٹیشن کے متعلق اردو کا کوئی اخبار جبراً بند نہیں کیا۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

فوجی سپاہیوں پر قاتلانہ آتشبازی (لنڈن ۱۶ فروری) جونہی کرمیلو سٹیشن سے ٹرین جس میں علاوہ مسافروں کے ۱۲ فوجی سپاہی بھی تھے۔ کلارنی کو روانہ ہو رہی تھی۔۔۔ دو آدمی پستول لے کر انجن پر جا چڑھے۔ اور ڈرائیور وغیرہ کو دھمکایا۔ جب ٹرین آہستہ پڑ گئی۔ تو اس گاڑی کو جس میں سپاہی تھے۔ دونو طرف سے دو سو آدمیوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا۔ آدھ گھنٹے تک معرکہ رہا۔ ایک سارجنٹ مارا گیا۔ اور ایک افسر معہ ۵ سپاہیوں کے زخمی ہوا۔ سن فنروں نے رائفلیں اور سامان پر قبضہ کر لیا۔

ٹرینوں کی بندش کا اعلان ڈبلن کا اعلان ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات کے دوبارہ ہونے پر ان زمینوں سے ٹرینوں کی بندش کی جائیگی۔ جہاں [illegible] ہے۔

سن فن لیڈر گرفتار (لنڈن ۱۲ فروری) ڈسمنڈ فٹز جیرلڈ جو سن فنیوں کے محکمہ اشاعت کا سرگروہ ہے ڈبلن میں گرفتار کر لیا گیا۔

سن فائنروں کے ہاتھوں نقصان جان لنڈن۔ ۱۱ فروری۔ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء سے لے کر ۵ فروری سنہ ۱۹۲۱ء تک سن فائنروں نے ۷۰ کچہریاں تباہ کیں۔ اور ۵۴۳ پولیس بارکیں۔ ۲۲۴ پولیسمین مارے گئے اور ۳۶۶ زخمی ہوئے۔ ۵۷ فوجی مارے گئے اور ۱۴۳ زخمی ہوئے۔

مانچسٹر میں آتشزدگیاں لنڈن ۱۳ فروری۔ مانچسٹر کے علاقہ میں چند آتشزدگیاں وقوع میں آئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سن فنیروں کی کارروائی ہے۔ چار مقامات پر آگ ایک ہی دفعہ لگی۔ ایلے ایبر کے کارخانہ کی کھڑکیوں سے آگ نمودار ہوئی۔ بعد میں تیل کے کارخانے کو بھی آگ لگ گئی۔ جس سے ایک بڑے زور کا دھماکا ہوا۔ وقت پر آگ بجھانے والا انجن بھی پہنچ گیا۔ آگ کو زیادہ بھڑکنے نہیں دیا گیا۔ دو آتشزدگیاں اولڈہم اور راک ہیڈل میں وقوع میں آئیں۔ اور روئی کے کارخانہ کو بہت نقصان پہنچا۔ اولڈہم میں دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ دوسرے لوگوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔

عراق عرب

عراق عرب میں امن مہمات کا خاتمہ (لنڈن ۱۱ فروری) دفتر جنگ کا اعلان ہے۔ کہ جو مہمات عراق میں شورش کی وجہ سے اختیار کی گئی تھیں۔ ان کا کامیابی کے ساتھ خاتمہ ہو گیا۔ اسلحے کی فراہمی تسلی بخش طریقہ سے ہو رہی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تخلیہ عراق کی حال کی رپورٹوں میں صرف ان فوجوں کے ہٹانے کا ذکر ہے۔ جو گذشتہ سال ہندوستان سے بطور کمک روانہ کی گئی تھیں۔

متفرق خبریں

پیرس میں بیکاروں کی تعداد پیرس ۱۲ فروری۔ ایوان میں بیکاری کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر عمالی نے کہا۔ کہ بیکاروں کی تعداد جنہیں امداد کی ضرورت ہے ۴۷۰۰۰ ہے جن میں سے ۳۹۰۰۰ پیرس میں ہیں۔ وزیر نے ظاہر کیا کہ مزدوری کے گھنٹوں میں تخفیف غیر ضروری اور غیر ملکی مزدوروں کی واپسی اور صنعتی حلقوں میں مزدوروں کا اجتماع امدادی تدابیر ہوں گی۔

امریکن اخبار نویسوں کا اظہار افسوس لنڈن۔ ۱۱ فروری۔ امریکن اخبارات میں سر آکلینڈ گیڈیس کے بیان کی بنا پر اس مطلب کی جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جنگ کا خطرہ ہے۔ ان کے متعلق یونائیٹڈ پریس نے جس کی معرفت امریکہ کو یہ خبریں گئی تھیں سر آکلینڈ گیڈیس سے معافی مانگ لی ہے۔ لنڈن کے امریکن نامہ نگاروں نے سر آکلینڈ گیڈیس کو اظہار افسوس کی چٹھی لکھی ہے۔

جارجیا میں طوفان نیویارک ۱۱ فروری۔ ماکون واقع جارجیا سے آمدہ ایک تار مظہر ہے۔ کہ ادگونی کے قریب پانی کا طوفان آیا۔ ۲۰ گورے اور تیس حبشی ہلاک ہوئے۔ اور ۲۰۰ زخمی۔ بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا کو بولشویکوں کی طرف سے رعائتیں قسطنطنیہ ۱۱ فروری بولشویکوں نے مصطفےٰ کمال پاشا کو بہت سی اہم رعائتیں پیش کی ہیں۔ تاکہ کمال پاشا اتحادیوں کے ساتھ سمجھوتہ نہ کر لیں۔ [illegible] کے بعد لنڈن میں کوئی سمجھوتہ نہیں کریگا۔

یونانیوں کو شکست فاش قسطنطنیہ سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ "چیکاگو ٹریبیون" اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ یونانی فوجیں جو بروسا کے محاذ پر قوم پرست ترکوں سے برسر پیکار تھیں۔ ان کا شدید نقصان ہوا ہے۔ اس کی شہر کے میدانوں میں یونانی فوجوں اور مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں کی تین دن تک نہایت خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ بالآخر یونانیوں کو میدان کارزار سے بھاگنا پڑا۔ اور فتح مصطفےٰ کمال پاشا کو ہوئی۔

شرف باریابی لنڈن ۱۴ فروری۔ آج ملک معظم نے مسٹر ہاشیگو کو شرف باریابی بخشا۔ آج ملک معظم نے سر علی امام کو بھی شرف باریابی بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔

روس میں کوئلہ کی چوری ماسکو کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ روسی ریلوے پر کوئلہ کی چوری کے باعث حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ کوئلہ کی کانوں سے کافی مقداروں میں کوئلہ بھیجا جاتا ہے۔ لیکن راستے میں ٹرین کی ٹرین غائب ہو جاتی ہے۔ ہر طبقہ کے لوگ حتیٰ کہ بولشویک کمشنر بھی رہزنی میں شریک ہوتے ہیں۔

([illegible] پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)